مولانا اسد اللہ حقانی
مدرس مدرسہ فریدیہ عمرزئی چارسدہ

حضرت شیخ الحدیثؒ کا کئی زبانوں پر عبور

یوں تو جامعہ حقانیہ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار اور منفرد اعزازات سے نوازا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جامعہ حقانیہ کو اپنے حبیب امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آب زر سے لکھنے کے قابل، گمراہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے والے حکمت بھرے عظیم فرمودات وجوامع الکلم سے امت کو روشناس کرانے والی جو عظیم ہستیاں عنایت کی ہے شاید کہ اس اعزازِ باری تعالیٰ سے کوئی دوسرا جامعہ نوازا گیا ہو۔ امام الانبیاء کے فرمودات کی تشریحات وتعبیرات اوران کو عملی جامہ پہنانہ جامعہ حقانیہ اوراس کے شیوخ کا طرۂ امتیاز ہے۔ ان قدوسی صفت ہستیوں میں حضرت شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ اپنی مثال آپ تھے۔

حضرت شیخ الحدیث بحیثیت مدرس

حضرت کی مبارک زندگی کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرنا کم ازکم اس کم فہم کے لئے تو ناممکن ہے لیکن یہ چند سطور حوالہ قرطاس کرنا خریداران یوسفؑ میں جگہ پانے کی ایک سعی ہے۔ میں اپنے شیخ صاحبؒ کے متعلق صرف دو باتیں لکھنا چاہتا ہوں، حضرت کی فصاحت وبلاغت اور درس وتدریس کا نرالہ انداز کسی پر مخفی نہیں لیکن اس کے علاوہ میرے شیخ صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے وہ ملکہ عطا فرمایا تھا کہ کم ازکم کے۔پی۔کے میں وہ ناپید ہے۔ ہمارے شیخ صاحبؒ اپنے مادری زبان پشتو میں درس دیا کرتے تھے، تاہم اثناءِ درس اچانک کوئی مہمان آجاتا اور حضرت شیخ صاحبؒ کی مہمان پر نظر پڑھ جاتی تو فوراً پشتو کے بجائے اردو میں شروع ہوجاتے اور یہ تو سب کو پتہ ہے کہ حضرت شیخ صاحبؒ کے پشتو درس میں تمام طلبا ہمہ تن گوش رہتے اور درس کے اختتام پر ہر کوئی کہتا (یار کہ ڈاکٹر صاحب ټوله ورځ لګیا وی نو سړے نه تنګیږی) یعنی ڈاکٹر صاحب تمام دن پڑھاتے جائیں تو تنگی اور تھکاوٹ تو دور کی بات ہے ہر جملہ پر انسان مزید سرور، چستی اور تروتازگی محسوس کرتا ہے۔لیکن جب اردو میں پڑھانے لگ جاتے تو پھر تو بات ہی کچھ اور ہوتی ایسا محسوس ہوتا جیسے شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ یا خاتم المحدثین حضرت کشمیریؒ مسندِ درس سے انوارات بھرے الفاظ سامعین کی سماعتوں کے حوالے کررہے ہیں۔ایسی روانی، ایسی سلاست کہ بندہ انگشتِ بدنداں رہتا اور دل ہی دل میں یہ کہتا جاتا کہ واہ حضرت......

ستا د خائست گلونه ڈیر دی

جولئی مے تنگه زه به کوم کوم ٹولومه

اور اگر حضرت کو پتہ چلتا کہ وارِدعربی ہے پشتو اردو نہیں سمجھتا تو حضرت فرماتے آج درس مہمان کی خاطر عربی میں ہوگا اور اس پیارے جملے کی سماعت پر پورا حال سبحان اللہ کی دلکش صدا سے گونج اُٹھتا۔اور پھر حضرت بے تکلف عربی اشعار اور قصص اور حالاتِ رواۃ اور اقوالِ شراح کو سمیٹ کر ایسی روانگی اور سرعت کیساتھ فصیح و بلیغ عربی میں درس دے جاتے کہ سامع یہ محسوس کرتا کہ حضرت شیخ نے رات بھر گویا اس سبق کا رٹہ لگایا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا اس کے علاوہ فارسی زبان کی اپنی خوبصورتی اور پھر حضرت شیخ کے دلسوز انداز سے اس کا مزہ دوبالا ہوجاتا، اس کیساتھ کبھی کبھار ُہندکو‘ بھی اتنی شیریں اور عجیب انداز میں بولتے کہ بندہ دنگ رہ جاتا۔ بہر حال حضرت کی زندگی کے ایک ایک پہلو پر بات کرنا اور ہر پہلو کو اجاگر کرنے کے لئے مستقل ایک ایک ضخیم جلد درکار ہے۔

شیخ الحدیث کا لقب

حضرت شیخ کے بارے میں آخری بات جس کے لکھنے پر اُنگشت اور قلم پر لرزہ طاری ہے کہ کہیں میرے قدوس صفت بزرگ شیوخ کہ واسطے سوءِ ادب نہ گردانا جائے کیوں کہ میرے لئے میرے تمام شیوخ انتہائی قابل قدر اور لائق صد تعظیم ہیں اور انکی خاطر اپنے جی کو ٹٹولتے ہوئے یہی محسوس کرتا ہوں کہ انکے لئے کسی قسم کی قربانی دینے کے لئے یَا بَتِ افْعَلْ کا مصداق بننے کی توقع رکھتا ہوں کیوں کہ انہیں کی توجہ اور دعاؤں کی بدولت دربدر ٹھوکریں کھانے اور عصیاں ونافرمانی کی سنگلاخ اور پُر خطر طریقِ ہائے ضلالت میں بھٹکنے کے بجائے عازمِ راہِ حق ہوئے ہیں، اپنے تمام شیوخ کا انتہائی ادب اور سپاس کیساتھ میرا خیال یہ ہے کہ 1947ء سے لیکر 1986ء تک کے۔پی۔کے میں فخر المحد ثین شیخ المشائخ حضرت علامہ عبدالحق صاحب رحمہ اللہ، شیخ الحدیث کے لقب کے واحد حقدار تھے تو انکے بعد حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کے لئے شیخ الحدیث کا لقب انتہائی موزوں ومناسب۔

اور اس بات کے شیوخِ حقانیہ بھی قائل ہیں اور دوسرے بھی، ایک دفعہ ایبٹ آباد میں ”دورہ تفسیر“ کے اختتامی پروگرام میں زبدۃ المحد ثین امام الاولیاء حضرت مولانا مغفوراللہ صاحب دامت برکاتھم کو مدعو کیا گیا تھا بندہ حضرت شیخ صاحب کی خدمت کے لئے کھڑا تھا ایک طالب علم نے کہا حضرت! کل یہاں شیخ صاحب آئے تھے تو باباجی نے فرمایا ڈاکٹر صاحب؟ تو اس نے کہا نہیں فلاں شیخ صاحب،تو حضرت باباجی نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”شیخ صاحب“ ہم ڈاکٹر صاحب کو کہتے ہیں،دوسرے بزرگوں کے ساتھ نام لیکر تصریح کرتے ہیں۔

بہرحال! اللہ تعالیٰ میرے شیخ صاحب کے روحِ پاک پر لامحدود رحمتیں نازل فرمائے۔اور میرے بقیدِ حیات شیوخ کرام کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔آمین